مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائینگے اعدا تیرے ؛ نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر ؛ بول بالا ہے تیرا ذکر ہے اونچا تیرا

(اعلیحضرت بریلوی رضی)

ندائے یا رسول اللہ کا ثبوت

مصنفہ :- حکیم مولوی محمد حسین۔ منڈی چوہڑکانہ۔ ضلع شیخوپورہ

خوشنویس :- حبیب کاتب (ریڈیو) لاہور

مبسملاً و حامداً و مصلیاً و مسلماً

الاستفتاء

سوال :- کیا فرماتے ہیں ؟ علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ آیا الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں ۔ مولوی عبد الکریم فارغ التحصیل مدرسہ امینیہ دہلی جو آج کل جامع مسجد منڈی چوہڑکانہ کے امام ہیں اس درود شریف کو نہیں پڑھتے بلکہ لوگوں کو کہتے ہیں کہ اس کا کوئی ثبوت نہیں یہ ایک رواج ہے ۔ جیسا داہڑی منڈانے کا رواج ہو چکا ہے ۔ ویسے اس کا بھی رواج ہے ۔ یہ درود شریف ادلۂ شرعیہ سے ہرگز ثابت نہیں ۔ جو اس کو پڑھے گا اس کے مشرک و بدعتی ہونے کا اندیشہ ہے ۔ اس کو مدلل بیان کرو ۔ تاکہ اہلسنت والجماعت کے ایمان میں ترقی اور وہابی مقلدوں اور وہابی غیر مقلدوں کی فریب دہی ملیامیٹ ہو ۔ بینوا توجروا جزاکم اللہ خیرا ۔ السائلین اہلسنت والجماعت منڈی چوہڑکانہ ۔

الجواب

جمیع اہلسنت والجماعت کو معلوم ہو کہ درود شریف مذکورہ بالا ادلۂ شرعیہ سے ثابت ہے دلائل سُن کر اپنے ایمان کو تازہ کرو ۔ اور دیوبندیوں وغیرہ کی فریب دہی سے اپنے آپ کو بچاؤ ۔ (۱) اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ۔ النبی اولی بالمومنین من انفسھم جس کے یہ معنی ہیں کہ نبی زیادہ نزدیک ہے مومنوں سے بہ نسبت ان کی جانوں کے یعنی ان کی جانیں ان سے اتنا نزدیک نہیں جتنا نبی ان سے نزدیک ہے ۔ اصل معنی اولی کے اقرب ہیں ۔ آب حیات صفحہ ۷۳ مصنفہ مولوی محمد قاسم دیوبندی اور تحذیر الناس صفحہ ۱۰ میں ہے ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو بھی ان کے ساتھ حاصل نہیں ۔ کیونکہ اولی بمعنے اقرب ہوا ۔ یہ ترجمہ آیۃ مذکورہ کا علمائے دیوبند کا مسلمہ ہے لہذا اللہ عزوجل کے حکم یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا کی تعمیل ایمان والے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ سے کرتے ہیں ۔ صلّوا کے حکم کی تعمیل میں الصلوٰۃ اور سلّموا کے حکم کی تعمیل میں السلام اور علیہ کی تعمیل میں علیک یا رسول اللہ سے امتثال امر بجالاتے ہیں ۔ کیونکہ بنص قرآنی ثابت ہو چکا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہماری جانوں سے اتنا قرب ہے کہ اتنا قرب ہماری جانوں کو بھی ہم سے نہیں ہے ۔ اب اس قرب کو چاہے معنوی کہو یا حسی ہر طرح سے جائز ہے ۔

(۲) دوم۔ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ اخرج الطبرانی عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا الصلوٰۃ علیّ یوم الجمعۃ فانہ یوم مشہود یشہدہ الملٰئکۃ لیس من عبد یصلی الا بلغنی صوتہ حیث کان قلنا وبعد ذالک قال وبعد وقال ان اللہ عزوجل حرم علی الارض ان تأکل اجساد الانبیاء نقل از جوہر المنظم ص۲۵ مصری

طبرانی میں ہے کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ بروز جمعہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ وہ دن ایسا ہے کہ اس دن فرشتے ہر جگہ حاضر رہتے ہیں۔ تو اس کی آواز مجھے پہنچ جاتی ہے۔ ہم نے کہا وفات کے بعد بھی ہماری آواز آپ کو پہنچے گی۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے جسم زمین پر حرام کر دیئے ہیں۔ وہ ان کو نہیں کھاتی ۱۲

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ ہماری آواز حضور صلی اللہ علیہ وسلم سن لیتے ہیں۔ لہٰذا مومن اللہ عزوجل کے حکم صلّوا علیہ وسلّموا کی تعمیل الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ سے کرتے ہیں

(۳) تسہیل المواعظ ص۳ مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں۔ "اجسام انبیاء علیہم السلام زمین کے اندر بطریق امانت بالکل محفوظ رہتے ہیں۔ وہ اپنی قبروں میں پہلے کی طرح زندہ ہیں۔ چنانچہ توریت و نکاح زوجات وغیرہ میں ان کے احکام دوسرے اموات کی مانند نہیں بلکہ اس بارہ میں وہ حیّ سمجھے جاتے ہیں۔ جمعہ کی عظیم الشان خصوصیت اور برکت ایک یہ بھی ہے کہ ہفتہ کے چھ دنوں میں ہمارے درود آپ پر بواسطہ ملائکہ پیش ہوتے ہیں۔ اور جمعہ و شب جمعہ میں بلا واسطہ حضور کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں۔ اسی واسطے جمعہ اور شب جمعہ میں درود شریف پڑھنے کی ترغیب کثرت سے وارد اور متواتر ہے۔"

اس سے معلوم ہوا کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور شب جمعہ و بروز جمعہ ملائکہ کے واسطے کے بغیر ہی ہمارے درود پیش ہوتے ہیں۔ تو اہل سنت والجماعت کا الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنا جائز ہوا۔

(۴) حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث سلاسل اولیاء اللہ ص۱۲۱ میں ارشاد فرماتے ہیں:-

بعدہٗ فریضۂ نماز بامداد بگذارد چوں سلام دہد باو راد فتحیہ خواندن مشغول شود کہ از برکات انفاس ہزار و چہار صد ولی کامل جمع شدہ است و فتح ہر یک از آں در کلمہ بودہ است۔ ہر کہ از مصر حضور ملازمت نماید برکت و صفائی آن مشاہدہ خواہد نمود و از ولایت ہزار و چہار صد ولی

نصیب یابد واللہ ولی التوفیق"۔

دیکھئے! مولانا شاہ ولی اللہ صاحب صبح کی نماز کے بعد اوراد فتحیہ پڑھنے کی ترغیب دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس کے پڑھنے سے چودہ سو ولی اللہ ہو گئے ہیں۔ جو کوئی اس کو پڑھے گا چودہ سے ولی اللہ کی برکات اس کو حاصل ہوں گی۔ اور چند سطر بعد فرماتے ہیں۔ کہ جب یہ درویش بیت المقدس کی زیارت کے واسطے گیا تو وہاں پر حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو خواب میں دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ خذ ہٰذا الفتحیہ یعنی بگیر ایں فتحیہ را چوں از دست مبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلم گرفتم و نظر کردم ہمیں اوراد بود ند بدیں اشارات اوراد فتحیہ نام کردہ شد واللہ الہادی الیٰ صراط مستقیم فذکر الاوراد الفتحیہ بتمامہا"۔

ناظرین کرام! آپ اوراد فتحیہ نکال کر دیکھو حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی خدمت میں کیسے کیسے القاب عالیہ سے درود شریف پیش کیا گیا ہے۔ الصّلوٰۃ والسّلام علیك یا رسولَ اللہ والصلوٰۃ والسلام علیك یا حبیب اللہ والصلوٰۃ والسلام علیك یا امام المرسلین وغیرہم خداوند کریم حیا اور ایمان عطا فرمائے تو اس درود شریف کے پڑھنے میں کچھ تردّد باقی نہیں رہتا

(۵) حضرت مولانا مولوی شیخ محمد عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ اپنی کتاب جذب القلوب ص۲۳۵ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

"و در آثار سلف آمدہ است کہ ہر کہ نزد قبر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایں آیت بخواند ان اللہ وملئکتہٗ یصلّون علی النّبی یا ایہا الذین اٰمنوا صلّوا علیہ وسلموا تسلیما بعد ازاں ہفتاد بار بگوید صلی اللہ علیک یا محمد فرشتہ از آسمان ندا کند صلی اللہ علیک یا فلاں ہیچ حاجتے نماند ترا کہ امروز بر آوردہ نشد و بعضے علماء بملاحظہ نہی از ندائے آنحضرت باسم علم گفتہ اند کہ اگر صلی اللہ علیك یا رسولَ اللہ گوید احسن باشد۔ گفتم اگر یا نبی اللہ گوید ادخل و انسب باشد بنظم قرآنی"

دیکھئے علما کے نادار کیسے کیسے طریق سے صلی اللہ علیك یا نبی اللہ کو مستحسن قرار دیتے ہیں۔

(۶) طحطاوی شرح مراقی الفلاح ص۱۱۸ ورد المختار میں ہے:۔

یستحب ان یقول عند سماع الاولیٰ من الشہادتین للنبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیك یا رسول اللہ و عند سماع الثانیۃ قرۃ عینی بك یا رسول اللہ

جب فقہائے نامدار نے صلے اللہ علیک یا رسول اللہ پڑھنا اس وقت مستحب فرمایا جب کہ مؤذن پہلی مرتبہ اشھد ان محمد الرسول اللہ کہے اور قرۃ عینی بک یا رسول اللہ کہنا مستحب فرمایا۔ جب کہ دوسری مرتبہ کہے تو جو عالم اس کو بدعت شرعی کہتا ہے وہ خود بدعتی ہے کہ فتاویٰ مستندہ کے خلاف لوگوں کو بہکاتا ہے۔ کیا اس کو اتنا معلوم نہیں ترک مستحب خلاف اولیٰ ہے دیکھو ردالمحتار میں ہے ولا شک ان ترک المستحب خلاف الاولیٰ جزء اول ص۱۱۶

(۷) صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جب حضور علیہ السلام کے حضور میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کسی معاملہ میں خطاب فرماتے تو کہتے صلے اللہ علیک یا محمد دیکھو مسند امام احمد بن حنبل وغیرہ۔

(۸) شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت فرماتے ہوئے فرماتے ہیں۔ چہ وصفت کند سعدی ناتمام ؛ علیک الصلوٰۃ اے نبی والسلام (بوستان دیباچہ) منکرین سے ہم پوچھتے ہیں کہ کیا شیخ سعدی مشرک ہیں یا بدعتی۔ اللہ ایمان و حیا نصیب ان میں کرے آمین۔

(۹) فلاح الکونین فی احوال الحرمین الشریفین ص۲۸۷ میں ہے :-

بعد اذان فقط رئیس المؤذنین نہایت خوش الحانی سے یہ صلوٰۃ پڑھتا ہے الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدنا و حبیبنا و شفیعنا و قرۃ اعیننا یا سیدی یا رسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا جمال ملک اللہ - الصلوٰۃ والسلام علیک یا من بالشفاعۃ خصک اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا وسیلتنا الی اللہ - الصلوٰۃ والسلام علیک یا اکرم الخلق علے اللہ - الصلوٰۃ والسلام علیک یا اول خلق اللہ - الصلوٰۃ والسلام علیک یا خاتم رسل اللہ - الصلوٰۃ والسلام علیک ایھا النبی السید الحبیب الکریم والنبی الرسول الھاشمی العظیم والرؤف الرحیم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - الصلوٰۃ والسلام علیک صلی اللہ علیہ وسلم علیک وعلی آلک واصحابک وبارک وسلم وعلی ساداتنا وموالینا وائمتنا ابی بکر وعمر وعثمان وعلی ورضی اللہ عن سائر الصحابۃ اجمعین

ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یاایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔

میرے اہلسنت والجماعت بھائیو دیکھو مدینہ طیبہ میں یہ درود شریف پڑھا جاتا ہے لہذا آپ بھی پڑھا کرو۔ منکرین کی ممانعت بے اصل سے آپ کو مرعوب ہونے کی ضرورت نہیں۔

(۱۰) شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ جذب القلوب صفحہ ۱۹۷ میں فرماتے ہیں!۔

"کہ فرستادن سلام برسید انام صلی اللہ علیہ وسلم بر دو نوع است یکے آنکہ قصد بوے محض دعا وسوال بجناب ذوالجلال عز اسمہ است بنزول سلام و درود رحمت برحضرت رسالت۔ خواہ بلفظ خطاب یا بصیغہ غیب خواہ آں حاضران درگاہ بود یا غائب آگاہ چنانکہ گویند السلام علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم گویند السلام علیک یا رسول اللہ"۔

خلاصہ اس کا یہی ہے کہ سلموا و صلوا کے حکم کی تعمیل میں چاہیے صیغہ غائب اور چاہے لفظ خطاب استعمال کرے۔ دونوں طرح جائز ہے۔ چاہے پڑھنے والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو یا غائب

فائدہ!

نماز سے باہر ایسا درود شریف پڑھنا چاہیئے جس میں صلوا و سلموا دونوں حکموں کی تعمیل ہو۔ اگر نماز سے باہر نماز والا درود شریف پڑھا جاوے تو اس سے فقط صلوا کے حکم کی تعمیل ہوگی۔ سلموا کے حکم کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔ نماز میں چونکہ دونوں حکموں کی تعمیل ہو جاتی ہے۔ اس واسطے نماز میں اس کا پڑھنا مسنون ہے۔ کیونکہ پہلے سلموا کے حکم کی تعمیل السلام علیک ایھا النبی میں ہو چکی ہے۔ اب صلوا کے حکم کی تعمیل اللھم صل علی محمد الخ سے بلا کراہت ہو گئی ہے۔ یاد رکھو نماز کا درود شریف نماز ہی کے ساتھ مختص ہے۔ نماز سے باہر ایسا درود شریف پڑھا جاوے گا جس میں دونوں حکموں یعنی صلوا و سلموا کی تعمیل ہوتی ہو۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ صحابہ نے عرض کیا۔ کیف نصلی علیک اذا صلینا علیک فی صلاتنا فقال قولوا اللھم صل علی محمد الخ وھذہ الزیادۃ صحیحۃ رواہ الامامان الحافظان ابوحاتم والوحبان والحاکم فی صحیحھما واحتجا لھا

من حديث فضالة بن عبيد سراج الوهاج شرح صحيح مسلم ص ۲۱۷

نیز شیخ صاحب اپنی کتاب جذب القلوب ص ۲۶۴ میں فرماتے ہیں۔

تنبیہ بائد کہ بعد از ہر صیغہ ازیں صلوۃ کہ خالی است از ذکر سلام ایں کلمہ ضم کند السلام علیک ایہا النبی الکریم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ زیرا آنکہ ذکر صلوۃ بے سلام پیش اکثر علما مکروہ است۔

اور مدارج شریف میں ہے:۔

فائدہ:۔ وبائد کہ در لفظ وکتابت سلام را با صلوۃ ضم کند وامام نودی مکروہ داشتہ افراد صلوۃ را از سلام زیرا کہ امر ہر دو واقع شدہ۔

میرے اہل سنت والجماعت بھائی غور فرماویں کہ علما ایسے درود شریف کا پڑھنا مکروہ ٹھیرا رہے ہیں۔ جس میں سلام کا ذکر نہ ہو۔ مگر آج کل کے بعض مفتی اس امر پہ زور دے رہے ہیں کہ نماز سے باہر بھی نماز والا درود شریف پڑھا جاوے۔ خداوند علیم وعلا انہیں ھدایت فرما دے۔

خوب یاد رکھو نماز والا درود شریف نماز سے باہر پڑھنے کی اجازت ادلہ شرعیہ سے ہرگز نہ پاؤ گے۔ اگر ضروری پڑھنا ہے۔ تو اس کے ساتھ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بھی پڑھ لیا کرو۔ ورنہ آپ مکروہ امر کے مرتکب ہوں گے۔

اس درود شریف سے صلوا کے حکم کی ت [illegible] ر سلموا کی تعمیل یہ مفتی کس طرح کرائیں گے۔ آپ ان سے پوچھ [illegible] ائیں اس پہ دلیل مانگو انشاء اللہ الرحمن سوا [illegible] کچھ نہیں آئے گا۔

اب میں اتنے ہی دلائل پہ اکتفا [illegible] سا کرتا ہی ——

ا [illegible] ف

کرتا ہوں کہ اگر وہابی مقلد و [illegible] مقلد الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنے کی ممانعت شارع علیہ الصلوۃ

والسلام کی طرف سے دکھلا دیں یا میرے اس ٹریکٹ کا کوئی حوالہ غلط ثابت کر دیں تو مبلغ چالیس روپیہ انعام پانے کے مستحق ہوں گے ۔ والسلام

المعلن

خادم شریعۃ رسول الثقلین محمد حسین منڈی چوہڑکانہ عفی عنہ

سے باہر بنا کر
سلموا کے حکم
واسطے نماز میں اس کا پڑھ
یٰایها النبی میں ہو
کراہت ہوگئی ہے
درود شریف پڑ
اس پر دلیل

(پاکستان الیکٹرک پریس لائل پور)